میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعرات، یکم محرم الحرام، 1442ھ | 20/08/2020 | نمبر: 1441/91

پریس ریلیز

دہشت گرد یہودی وجود تسلیم کرنے والے مصر، ترکی یا امارات کے حکمران ہو یا اس کیلئے شرائط رکھنے والے پاکستان، سعودی عرب یا فلسطینی اتھارٹی کے حکمران، سب قبلہ اول کے ایک جیسے سوداگر ہیں

18 اگست کو ٹی وی انٹرویو میں عمران خان نے "فلسطینیوں کو آزادی دینے تک "یہودی وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری جانب سعودی عرب نے "بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ امن معاہدے "تک یہودی وجود کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ جبکہ عرب امارات نے عملاً غیر مشروط طور پر یہودی وجود سے تعلقات قائم کر لئے۔ تاہم مشروط یا غیر مشروط، یہودی وجود کو تسلیم کرنے والے سب حکمران دراصل قبلہ اول، بیت المقدس، اسراء و معراج کی سرزمین کے سوداگر ہیں، جس کی امت اپنے خون کے آخری قطرے تک مزاحمت جاری رکھے گی، خواہ ابن سلول کی یہ اولادیں یہودی وجود سے کتنے ہی ظاہری یا خفیہ معاہدے کیوں نہ کر لیں کیونکہ یہودی وجود کا صفحہ ہستی سے مٹنا سات آسمانوں کے اوپر لکھا جا چکا ہے۔

فلسطینیوں کی آزادی کا صرف ایک ہی مطلب ہے، یہودی وجود کا خاتمہ۔ کیونکہ امت کے قلب میں پیوست یہ خنجر مکمل کا مکمل ایک غیر قانونی وجود ہے۔ تو عمران خان بتائیں، فلسطینیوں کی آزادی کے بعد یہودی وجود کو تسلیم کرنے سے ان کی کیا مراد ہے؟ پاکستان اور سعودی عرب کے امریکی غلام حکمران اب تک "دوریاستی حل" کی بات کرتے تھے جس کا معنی 1967 سے پہلے کے 78 فیصد مقبوضہ فلسطین پر، جو 67 یہودی بستیوں کے باعث مزید بڑھ چکا ہے، دہشت گرد یہودی وجود کو تسلیم کر کے باقی 12 فیصد علاقے میں ایک کمزور، نحیف، یہودی وجود پر منحصر اور ایک کھلی جیل کی طرح کی "فلسطینی ریاست" کا قیام ہے۔ دونوں حکومتوں نے حالیہ مؤقف میں اس مقدس سرزمین پر کمپرومائز کرنے والے پرانے موقف کا بھی اعادہ نہیں کیا، بلکہ وہ مزید کمپرومائز کیلئے بھی تیار ہیں۔ لیکن یہ حکمران جان لیں کہ یہ اپنی سیاسی اور سفارتی زبان کے گورکھ دھندوں سے امت کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ یہود و ہنود سے کھلے عام اور خفیہ پینگیں بڑھانے والے فالج زدہ عارضے کی مانند بے حس و حرکت حکمران اسرائیلی میزائلوں اور بموں اور بھارتی پیلٹ گنوں کے سامنے کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟ یہ حکمران جن قوموں کو راضی کرنا چاہتے ہیں، وہ کبھی انبیاء اور رسولوں سے خوش نہیں ہوئی۔ عنقریب امت تمہیں اکھاڑ کر ذلت کی گہرائیوں میں پھینکنے والی ہے، تمہارے ظلم کی درازرسی اب ختم ہوا چاہتی ہے، تمہیں لگام دینے کا وقت آن پہنچا ہے۔

اے مسلم افواج! پوری امت مسلم ممالک کے فوجی ہیڈ کوارٹروں کی جانب دیکھ رہی ہے۔ پاکستان، ترکی، مصر، ایران جیسا ہر ملک اکیلے ہی اس بے وقعت یہودی وجود کو صفحہ ہستی سے اللہ کے امر سے مٹا دینے پر قادر ہے۔ شیخ تقی الدین النبھانی رح نے درست فرمایا تھا کہ یہودی وجود دراصل عرب (و عجم) حکمرانوں کی پرچھائی ہے، جب یہ ختم ہو جائیں گے تو یہ وجود بھی ختم ہو جائے گا۔ یہ حکمران اس یہودی وجود کی پہلی اور آخری لائن آف ڈیفنس ہیں، خواہ کوئی اپنے آپ کو صیہونی ریاست کا دشمن بنا کر پیش کرے یا دوست۔ اس مسئلے کا وہی حل ہے جو عمر رضی اللہ عنہ اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے عملاً ثابت کیا۔ اور آج بھی یہ عظیم اعزاز اس فوجی افسر کا انتظار کر رہا ہے، جو یہود و ہنود کے یاروں کو ہٹا کر خلافت کے قیام کیلئے بیعت دے گا۔ یہ مسلمانوں کی خلافت ہی ہو گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پورا کرے گی؛

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ . إِلاَّ الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ "قیامت قائم نہ ہو گی مگر یہ ہے کہ اس سے پہلے پہلے مسلمان یہودیوں سے (آخری معرکہ) لڑیں گے۔ پھر مسلمان ان کو قتل کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ یہودی اگر کسی پتھر یا کسی درخت کی آڑ میں چھپا ہو گا تو وہ پتھر اور درخت بول اٹھے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا بیٹھا ہے۔ ادھر آ اور اس کو قتل کر دے۔ سوائے شجر غرقد کے۔ (وہ نہیں بولے گا) اس لیے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہو گا۔" (صحیح مسلم)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

ویب: www.hizb-pakistan.com انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 ای میل: HTmediaPAK@gmail.com
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK04 ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK واٹس ایپ نمبر: +967 713 645 449
حزب التحریر آفیشل ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب سائٹ: http://www.hizb-ut-tahrir.info